Lesson 3. Al-Baqarah (Ayaat 11– 13): Day 18 سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ کی تفسیر

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي

وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا	فِي
اور	جب	کہا جاتا ہے	واسطے انکے	مت فساد کرو	بیچ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو

الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ⑪ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

الْاَرْضِ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ
زمین کے	کہتے ہیں	سوائے اسکے نہیں کہ	ہم	سنوارتے ہیں	خبردار ہو	بے شک وہ	وہی ہیں

تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں (۱۱) دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں

الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ⑫ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ

الْمُفْسِدُوْنَ	وَ	لٰكِنْ	لَّا	يَشْعُرُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَآ	اٰمَنَ
فساد کرنے والے	اور	لیکن	نہیں	سمجھتے	اور	جب	کہا جاتا ہے	ان کو	ایمان لاؤ	جیسا	ایمان لائے

لیکن خبر نہیں رکھتے (۱۲) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان

النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ

النَّاسُ	قَالُوْٓا	اَنُؤْمِنُ	كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ
لوگ	کہتے ہیں	کیا ایمان لاویں ہم	جیسا	ایمان لائے ہیں	بے وقوف	خبردار ہو	بے شک وہ	وہی ہیں	بے وقوف

لے آؤ تو کہتے ہیں بھلا جس طرح بیوقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بیوقوف ہیں

وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ⑬

وَ	لٰكِنْ	لَّا	يَعْلَمُوْنَ
اور	لیکن	نہیں	جانتے

لیکن نہیں جانتے (۱۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں، ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں ﴿۱۱﴾
دیکھو (خبر دار) یہ بلاشبہ مفسد ہیں، لیکن خبر نہیں رکھتے ﴿۱۲﴾

اَب منافق کی اگلی دو برائیاں (خامیاں) دیکھیں کہ فساد کرتے ہیں اور پھر مانتے بھی نہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم تو اِصلاح کر رہے ہیں۔ اِس کی مثال یوں ہے کہ ایک علاقے میں اچانک پتا چلا کہ وہ لوگ جو پانی استعمال کر رہے ہیں اُس میں گندا پانی بھی مِل کر آ رہا ہے تو سمجھدار گروہ کہے گا کہ اِس کا کچھ علاج کرتے ہیں کیونکہ یہ پانی صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ ایک اور گروپ کہے گا کہ ساری عمر سے تو یہی پانی استعمال کر رہے ہیں۔ کچھ نہیں ہوتا ایسے ہی استعمال کرتے رہو۔ پاکیزہ گروہ کو تو وہ گندا پانی پسند نہیں ہو گا اور اندھی تقلید والے کہیں گے کہ باپ دادا کے زمانے سے یہی پانی آ رہا ہے ایسے ہی چلنے دو۔ لیکن پھر ایک اور گروپ آ جاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں چُپ، پلیز لڑتے نہیں کچھ درمیان کا راستہ نکال لیتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ کر لیتے ہیں۔ بات کو دبا دو۔ بس وقت گزرنے دو، کوئی حل نکلے گا۔

آپ سوچیں بہتر صورتِحال یہ ہے کہ بحث کرنے دی جائے اور سمجھدار لوگ اپنی دلیل دے کر سب کو منالیں اور ایک دِن انشاﷲ دوسرے گروپ والوں کو سمجھ آ جائے گی کہ اُن کی زندگی اور صحت کا معاملہ ہے۔ پھر لوگ دیکھ لیں گے کہ صفائی اور پاکیزگی کے کیا فائدے ہیں۔

یہی مثال دیندار لوگوں کے لئے ہے۔ دین کی بات دَبانی نہیں چاہیئے۔ دلیل دے کر سمجھایا جائے اور حق بات سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اگر تھوڑی بہت بحث ہوتی ہے تو بھی کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ آہستہ آہستہ دین کے پودے پر بہار آئے گی اور اِس کے پھل پھول نظر آئیں گے۔

کئی لوگ ایسے بنے رہتے ہیں کہ کسی کو بُرا نہیں کہتے۔ حق بات کو چُھپانا منافقت ہے۔

دوسری دفعہ یہ بات آ رہی ہے کہ منافق جھوتی تسلّی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو اِصلاح کر رہا ہوں۔

جب شعور کی کمی ہوتی ہے تو لوگوں کو دین کی پابندی اچھی نہیں لگتی کیونکہ کہاں تو آدھی رات تک مرد عورتیں مل کر گپیں مارتے ہیں اور اَب شعور آ گیا تو پردے کی پابندی کرنی پڑے گی۔

آپ خود محسوس کرینگے کہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہوتی ہے وہاں ہی زیادہ شکوے ہوتے ہیں۔یہی ہماری زندگی کے جھوٹ ہیں ۔ جھوٹی دعوتیں پھر بعد میں شکائیتں۔لاشعوری جھوٹ۔

'اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے، تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں، بھلا جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ﴿١٣﴾'

منافق دین پر عمل کرنے والے کو بے وقوف سمجھتا ہے۔منافق آخرت چاہتا ہے لیکن دُنیا چھوڑنا نہیں چاہتا۔دین رکھنا چاہتے ہیں لیکن اِس کے راستے کی قربانیاں نہیں دینا چاہتے۔منافق سمجھتے ہیں ہم نے دین اور دُنیا میں صحیح توازن رکھا ہے۔ہم سب کو خوش رکھتے ہیں۔پھر کہتے ہیں دیکھتے ہیں اِن دینداروں کے رشتے کیسے ہوتے ہیں۔ حقیقت میں منافق کا سب کچھ اوپر سے اور صرف ظاہری ہوتا ہے۔

علامہ اقبال کے ایک شعر کا مفہوم ہے کہ میں جانتا ہوں کہ لا الہ الّا اللہ کہنے سے کیا مشکلات آتی ہیں۔۔۔سورۃ العنکبوت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور اُن کی آزمائش نہیں کی جائے گی ﴿۲﴾

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے۔لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

منافق قربانی کے بغیر اعزاز لینا چاہتا ہے۔ مخالفت کے بغیر تعریف سُننا چاہتا ہے۔کام کرنا نہیں چاہتا بس شو آف کرنا چاہتا ہے۔اگلی صفّت دیکھیں (خرابی / خامی) نفاق والے دِل میں علم جا ہی نہیں سکتا۔

علم پر قدم تب ہی جمتے ہیں جب دِل کی زمین نرم ہوتی ہے۔جب زمین پر پھسلن ہو گی تو وہاں کچھ نہیں ٹکے گا۔زمین اگر سخت بھی ہو تو اُس پر محنت کر کے نرم کی جا سکتی ہے۔پھر اُس میں بیج ڈالا جائے تو پودا اُگتا ہے۔۔منافق دین میں آسانی چاہتا ہے۔امتحان سے نہیں گزرنا چاہتا۔